حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی مشہور تصنیف

انفاس العارفین

مترجم

علامہ حکیم محمد اصغر اکبر فاروقی

نوری بک ڈپو داتا دربار ○ لاہور

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

انفاس العارفین

نوری بک ڈپو لاہور

انفاس العارفین

از

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

—— تقدیم ——

راجہ رشید محمود ایم اے ماہر مضمون اردو
پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ

—— ترتیب و ترجمہ ——

حضرت علامہ حکیم محمد اصغر اطہر فاروقی مد ظلہ العالی

نوری بک ڈپو۔ لاہور

ناشر و تاجر

آر-آر پرنٹرز لاہور

مرکزی دفتر : معصوم منزل۔ اسلام گنج۔ لاہور
مرکز فروخت : بازار داتا صاحب۔ لاہور

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہونے کو استنباط کیا ہے لیکن حقیقت الامر وہی ہے جو کہی گئی ہے۔

فرماتے تھے کہ کبھی کلمہ لاالٰہ الا اللہ کی تکرار یا ایک قسم کے جذبہ سے توحید شہودی کا تصور حاصل ہوتا ہے اور اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ عین القضاۃ ہمدانی کی اس شطح کہ۔

" آں راکہ شما خدا میدانید نزدیک ما محمد است صلی اللہ علیہ وسلم وآنکہ شما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدانید نزدیک ما خدا است " (جسے تم خدا جانتے ہو ہمارے نزدیک وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور جسے تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہو وہ ہمارے نزدیک خدا ہے) کی تاویل کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حق سبحانہٗ وتعالیٰ کے آئینہ اور اس کے مظہر اتم ہیں اور حقیقت محمدیہ تعین اول، جامع تعینات اور مظاہر ہے اور تمام کائنات انکے نور سے ظہور پذیر ہوتی ہے اس اعتبار سے اس نے یہ بات کہی ہے۔ ورنہ حضرت وجود تو ہر ذرہ میں یکساں جلوہ گر ہے اور وحدت معنی کے باوجود تکرار لفظ محض تفنن عبارت ہے۔

فرماتے تھے فنائے نفس یہ نہیں ہے کہ حق تعالیٰ کی جناب سے غفلت کے ہوتے ہوئے اپنے نفس کا شعور نہ ہو۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ قصاب جب گوشت کاٹنے میں مشغول ہوتا ہے اور نانبائی روٹی پکانے میں مشغول ہوتا ہے تو اسے اس حالت میں اپنا شعور نہیں ہوتا۔

فرماتے تھے کہ جو جذبہ شیخ کی توجہ سے حاصل ہوتا ہے۔ اس میں ضعیف القلب اور قوی القلب برابر ہیں۔ مزاج کی صحت محنت اور کوشش کی ضرورت نہیں ہوتی۔

فرماتے تھے کہ انسان کی روح میں وہ قوت ہے جو لوح مغیبات ہے۔ جب نبی وہاں سے علوم اخذ کرتا ہے تو فرشتہ وحی کا توسط وہاں نہیں ہوتا ہے بعض متکلمین نے بھی اس کی تصریح کی ہے جب ولی وہاں پہنچتا ہے تو فرشتہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ نیند کے وقت کبھی انسان کی روح اس قوت کے ساتھ پیوستہ ہو جاتی ہے۔ پس اس سے کسی چیز پر مطلع ہو جاتی ہے پس اگر اس معنی کے خیال کو مناسب تغیر نہ دے تو جیسا اس نے دیکھا اسی طرح وقوع پذیر ہوتا ہے اور اسے کشف مجرب کہتے ہیں اور اگر مناسب صورت میں تبدیل کیا تو جیسا کہ وہ علم کے خیال میں مشغول ہوا تو کسی مشروب کی صورت میں متمثل ہوا یا رمضان میں اذانِ فجر میں اس کی روح مشغول ہوئی تو لوگوں کے کھانے پینے اور شرمگاہوں پر مہر لگانے کی صورت میں متمثل ہوئی